

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو اٹھانویں

الہی اجتماعات اور نبوتی ہم آہنگیاں: دانیال 11:40 کے آخری زمانے کے تناظر میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کا کردار

Jeff Pippenger

2024-05-01

ہم پاپائیت کی لکیر، مرتد ریپبلکن ازم کی لکیر، مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی لکیر، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی لکیر کو دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں شامل کر رہے ہیں۔ ہم اس وقت اس بات پر گفتگو کر رہے ہیں کہ مسیح اپنی قوم کو دو بار جمع کرتا ہے، اور اپنی قوم کو دوسری بار جمع کرنے کی تمام مثالیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری مہر بندی کے عمل کی نمائندگی کرتی ہیں۔

جب الہی علامت کسی اصلاحی سلسلے میں نازل ہوتی ہے تو خداوند پھر ایک برگزیدہ قوم کو جمع کرتا ہے، جسے بعد ازاں آزمایا جاتا ہے۔ آزمائش کے عمل کے اختتام پر بکھراؤ ہوتا ہے، اور اس کے بعد وہ انہی برگزیدہ لوگوں کو دوسری بار جمع کرتا ہے، اگرچہ آزمائش میں ناکام ہونے کے باعث بہت سے لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ مسیح نے اپنے ہپتسمہ کے وقت اپنے شاگردوں کو جمع کرنا شروع کیا، اور صلیب پر شاگرد بکھر گئے۔ اپنے جی اٹھنے کے بعد اس نے پنتکست سے پہلے ایک بار پھر اپنے شاگردوں کو جمع کیا۔ اس لکیر نے یہ ظاہر کیا کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کو دوسری بار جمع کرنا اتوار کے قانون سے عین پہلے عمل میں آتا ہے، جس کی نمائندگی پنتکست کرتی ہے۔ صلیب ایک مایوسی کی نشاندہی کرتی ہے، جس کے بعد دوبارہ جمع کرنا ہوتا ہے۔

صلیب کے بعد دوسرا اجتماع اس وقت شروع ہوا جب مسیح اپنی قیامت کے بعد اپنے باپ سے ملاقات کر کے نیچے اترے۔ جب الہی علامت نازل ہوتی ہے تو خدا کی قوم کو پیغام کھانا چاہیے، اور جب مسیح اترے تو انہوں نے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھایا۔

اور ایسا ہوا کہ جب وہ ان کے ساتھ کھانے بیٹھا تو اس نے روٹی لی، اس پر برکت دی، توڑی اور انہیں دے دی۔ اور ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اسے پہچان لیا؛ اور وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ لوقا 24:30، 31۔

صلیب کے بعد دوسری مجلس میں مسیح نے اپنے شاگردوں پر روح القدس "پھونکا"۔

مسیح کا یہ عمل کہ اُس نے اپنے شاگردوں پر روح القدس پھونکا اور انہیں اپنی سلامتی عطا کی، عید پنتکست کے دن برسینے والی فراواں بارش سے پہلے کی چند بوندوں کے مانند تھا۔ روح نبوت، جلد 3، 243۔

19 اپریل 1844 کی مایوسی کے بعد دوسرے اجتماع میں، مسیح نے 1843 کی غلطی سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

"وہ وفادار مگر مایوس لوگ جو یہ سمجھ نہ سکے کہ ان کا خداوند کیوں نہ آیا، اندھیرے میں نہیں چھوڑے گئے۔ انہیں پھر اپنی بائبلوں کی طرف رہنمائی کی گئی تاکہ نبوتی مدتوں کی تحقیق کریں۔ اعداد و شمار پر سے خداوند کا ہاتھ ہٹا لیا گیا، اور غلطی کی وضاحت کر دی گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ نبوتی مدتیں 1844 تک پہنچتی ہیں، اور وہی شواہد جنہیں انہوں نے یہ دکھانے کے لیے پیش کیا تھا کہ نبوتی مدتیں 1843 میں ختم ہو جاتی ہیں، ثابت کرتے تھے کہ وہ 1844 میں اختتام پذیر ہوں گی۔" ابتدائی تحریرات، 237۔

مایوسی کے وقت دوسرا فرشتہ "ہاتھ میں تحریر لیے" نازل ہوا۔

"ایک اور طاقتور فرشتہ کو زمین پر اترنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ یسوع نے اس کے ہاتھ میں ایک تحریر رکھی، اور جب وہ زمین پر اترتا تو اس نے پکار کر کہا، 'بابل گر گیا، گر گیا'۔" Early Writings, 247.

وہ آزمائشی عمل جو دوسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ شروع ہوا تھا، ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں اُس وقت مکمل ہوا جب روح القدس نازل ہوا اور پیغام سیلابی موج کی طرح پھیل گیا۔ اس آزمائشی عمل کی واضح نشان دہی صلیب کے بعد ہوئی، جب پنتکست پر روح القدس کے نزول تک کی مدت سے پہلے پچاس دن کا عرصہ تھا، جو خود چالیس دن کی ایک مدت پر مشتمل تھا، اور اس کے بعد دس دن کی مدت آئی جو پنتکست پر ختم ہوئی۔

خدا کی قوم کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ دعا میں اُس کی طرف رجوع کرتی رہے۔ یہ اُس کے بعد ہوا جب ابتدائی شاگردوں نے دس دن مناجات میں گزارے، جب تمام اختلافات دور کر دیے گئے، اور وہ گہرے محاسبہ نفس میں، اور اعترافِ گناہ اور ترکِ گناہ میں، اور مقدس رفاقت میں باہم قریب آنے میں متحد ہو گئے تھے، کہ اُن پر روح القدس نازل ہوا، اور مسیح کا وعدہ پورا ہوا۔ روح القدس کی ایک شاندار افاضگی ہوئی۔ اچانک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی تیز آندھی کی، اور اُس نے اُس سارے گھر کو بھر دیا جہاں وہ بیٹھے تھے۔ 'اور اسی دن اُن میں تقریباً تین ہزار نفوس شامل کیے گئے۔' Review and Herald، مارچ، 1909، 11.

چالیس دن تک مسیح شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے ان کے ساتھ رہے، اور پھر وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ اس کے بعد آنے والے دس دن روح القدس کے پنتکستی نزول سے پہلے تیاری کا زمانہ تھے۔ صلیب کے بعد کے چالیس دن کی تعلیم 19 اپریل 1844 سے لے کر 12 اگست 1844 کو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کے آغاز تک کے عرصے سے مطابقت رکھتی ہے۔ پنتکست سے پہلے کے دس دن 12 سے 17 اگست 1844 کی نمائندگی کرتے ہیں، جب سیموئل سنو کی لائی ہوئی آدھی رات کی پکار کے پیغام پر میلر کے پیروکار متحد ہو گئے تھے۔ اس کیمپ میٹنگ میں دو گروہ ظاہر ہوئے، اور اجلاس کے اختتام پر صرف ایک گروہ نے پنتکستی نزول کو پایا۔ اس عرصے میں جس کی نمائندگی چالیس دن سے ہوتی ہے، ایک گروہ نے تعلیم قبول کی اور دوسرے نے تعلیم سے انکار کر دیا۔ جب آدھی رات کی پکار پہنچی تو ایک گروہ کے پاس تیل تھا، دوسرے کے پاس نہ تھا۔

'جب دلہا دیر کرتا رہا، تو وہ سب اونگھ گئے اور سو گئے۔' دلہا کے دیر کرنے سے اس بات کی نمائندگی ہوتی ہے کہ وہ وقت گزر گیا جب خداوند کی آمد متوقع تھی، مایوسی ہوئی، اور ظاہراً تاخیر دکھائی دی۔ اسی غیر یقینی کے زمانے میں سطحی اور نیم دل لوگوں کی دل چسپی جلد ہی متزلزل ہونے لگی اور اُن کی کوششیں ڈھیلی پڑ گئیں؛ لیکن جن کا ایمان بائبل کے ذاتی علم پر مبنی تھا اُن کے قدموں کے نیچے ایک چٹان تھی جسے مایوسی کی موجیں بہا نہ سکیں۔ 'وہ سب اونگھ گئے اور سو گئے؛' ایک طبقہ نے پروائی اور اپنے ایمان کو چھوڑ دینے میں، دوسرا طبقہ صبر سے اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک زیادہ واضح روشنی نہ دی جاتی۔ پھر بھی آزمائش کی رات میں بعدالذکر لوگوں نے، کسی حد تک، اپنا جذبہ اور اخلاص کھو دیا ہوا سا معلوم ہوا۔ نیم دل اور سطحی لوگ اب اپنے بھائیوں کے ایمان پر مزید تکیہ نہیں کر سکتے تھے۔ ہر ایک کو اپنے لیے خود کھڑا ہونا یا گر جانا تھا۔ عظیم کشمکش، 395.

عید پنتکست سے پہلے کے دس دنوں میں، اور ایگریٹر کیمپ میٹنگ کے عرصے میں، مسیح نے اپنے لوگوں کو دوسری بار جمع کیا، اُن لوگوں سے پیشتر جو اُس کا پیغام دنیا تک لے کر جاتے۔ جب 22 اکتوبر 1844 کو تیسرا فرشتہ نازل ہوا، تو چھوٹا ریوڑ پھر مایوس اور منتشر ہو گیا، مگر 22 اکتوبر 1844 ہی کو ہدایت کا ایک دور شروع ہوا جب مسیح اپنے لوگوں کو قدس الاقداس میں لے گیا۔ 1849 میں، خداوند نے دوسری بار اپنا ہاتھ دراز کیا تاکہ انہیں پھر سے جمع کرے جنہیں اُس نے 19 اپریل اور 22 اکتوبر 1844

کی مایوسیوں سے نکال کر پہلے اکٹھا کیا تھا۔

1844 میں ہدایت اُس پیغام کے بارے میں تھی جو تیسرا فرشتہ جب وہ نازل ہوا تو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھا، لیکن عظیم مایوسی کے بعد آنے والے "شک اور بے یقینی کے دور" میں بہت سے لوگ اپنی راہ کھو بیٹھے۔ 1849 تک چھوٹا بکھرا ہوا گلہ جمع کرنے کا کام شروع کیا گیا، لیکن اس تاریخ سے جو بات نمایاں ہوئی وہ 1863 کی شکست اور جدید اسرائیل کے لیے پہلی قادش تھی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آئندہ فتح اور دوسری قادش میں اُن کے کام میں تاخیر ہو گئی۔

جب خداوند 11 ستمبر، 2001 کو نازل ہوا تو اُس نے اپنے آخری زمانے کے لوگوں کو جمع کیا، انہیں اپنی روحانی خوراک کھانے کے لیے دی، اور جب اُس نے آخری بارش چھڑکنا شروع کی تو اُن لوگوں پر اپنی روح پھونکی، اور اُس نے ایک آزمائشی عمل بھی شروع کیا جو 18 جولائی، 2020 تک پہنچا، جب اُس کے آخری زمانے کے لوگ مایوس اور منتشر ہو گئے۔ ساڑھے تین دن تک وہ سڑک پر مردہ پڑے رہے۔ ساڑھے تین دن بھی، اور مسیح کے زمانے کا چالیس دن کا دور بھی، بیابان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کی نمائندگی 19 اپریل، 1844 سے 12 اگست، 1844 تک کے عرصے سے بھی ہوتی ہے، اور 22 اکتوبر، 1844 سے 1849 تک کے عرصے سے بھی۔

جولائی 2023 سے اتوار کے قانون تک کا عرصہ، جو پنتیکست سے پہلے گزرنے والے دس دن ہیں، ایگزپٹر کی کیمپ میٹنگ 12 اگست سے 17 اگست تک، اور 1849 سے 1863 تک کا زمانہ، یہ سب آپس میں ہم آہنگ ہیں۔ یہ خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کے دوسری بار جمع ہونے کے دور کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مایوسی سے لے کر افاضہ روح القدس تک کا عرصہ دو جداگانہ ادوار میں تقسیم ہے۔

دانیال کے گیارہویں باب کی آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کا سلسلہ (اسمی کلیسیا)، لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ازم کا سلسلہ (اسمی ایڈونٹسٹ ازم)، کیتھولک ازم کا سلسلہ، اور حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کا سلسلہ — سب کی نمائندگی موجود ہے۔ یہ چاروں سلسلے حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کو اژدہا (یہوداہ)، حیوان (کیتھولک ازم) اور جھوٹے نبی (مرتد پروٹسٹنٹ ازم) کے تین گنا اتحاد کے ساتھ کشمکش میں دکھاتے ہیں۔

اسی پوشیدہ تاریخ میں مرتد ریپبلکنیت کا سلسلہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں ڈیموکریٹ (اژدہا) اور ریپبلکن جماعتوں (درندہ کی شبیہ) کے درمیان ایک تنازع پیش کیا گیا ہے۔ ریپبلکن جماعت درندہ کی شبیہ بنانے میں پیش پیش ہوگی، اور ایسا کرتے ہوئے وہ درندہ (پاپائیت) کی نبوتی خصوصیات کو ظاہر کرتی ہے۔ خدا کے کلام میں پاپائیت، جو شمال کا بادشاہ بھی ہے اور درندہ بھی، کو ان خدمات کے عوض کہ اسے خدا کی طرف سے عدالت کے آلے کے طور پر استعمال کیا گیا، مصر (اژدہا) عطا کیا جاتا ہے۔

اے آدمزاد، نبوکدنضر بادشاہ بابل نے صور کے خلاف اپنی فوج کو سخت خدمت میں لگایا: ہر ایک کا سر گنجا اور ہر ایک کا کندھا چھل گیا؛ تو بھی ایسے اور اس کی فوج کو اس خدمت کے عوض جو اس نے اس کے خلاف کی، صور کی طرف سے کوئی مزوری نہ ملی۔ اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں مصر کی سرزمین نبوکدنضر بادشاہ بابل کو دے دوں گا؛ وہ اس کی کثرت لے لے گا، اس کا مال غنیمت لے گا اور اس کی لوٹ لے گا؛ اور یہ اس کی فوج کی مزدوری ہوگی۔ اس نے جو اس کے خلاف محنت کی اس کے بدلے میں میں نے اسے مصر کی زمین دی ہے، کیونکہ انہوں نے میری خدمت کی ہے، خداوند خدا فرماتا ہے۔ اُس دن میں اسرائیل کے گھرانے کا سینگ اگا دوں گا، اور میں تیرے منہ کو ان کے درمیان کھول دوں گا؛ اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہوں۔ حزقی ایل 21:29-18

نبوکدنضر، جو اس عبارت میں شمال کا بادشاہ ہے، کو اس کی اجرت کے طور پر مصر کی سرزمین دی جاتی ہے؛ یوں یہ اس بات کی تمثیل ہے کہ آخری ایام میں پاپائیت کو مصر دیا جائے گا، جو اژدہا ہے، یعنی

دس بادشاہ—اقوام متحدہ—جو اس بات پر متفق ہوں گے کہ اپنی ساتویں مملکت مختصر مدت کے لیے حیوان کے حوالے کر دیں۔

اور وہ دس سینگ جو تُو نے اُس حیوان پر دیکھے، یہ فاحشہ سے نفرت کریں گے اور اسے اجاڑ اور ننگی کریں گے، اور اس کا گوشت کھائیں گے اور اسے آگ میں جلائیں گے۔ کیونکہ خدا نے اپنی مرضی پوری کرنے کے لیے یہ بات ان کے دلوں میں ڈال دی ہے کہ وہ متفق ہوں اور اپنی بادشاہی اُس حیوان کو دے دیں، جب تک کہ خدا کے کلام کی باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ مکاشفہ 17:16، 17۔

یہ پیشین گوئی کی ادائیگی دانی ایل باب گیارہ آیت بیالیس میں بھی پیش کی گئی ہے۔

وہ ملکوں پر بھی اپنا ہاتھ بڑھائے گا، اور مصر کی زمین بچ نہ سکے گی۔ دانی ایل 11:42

پاپائیت آخری بارش کے زمانے میں اژدہا کی قوت پر غالب آتی ہے، کیونکہ یہ ادائیگی اس "دن" "میں" مکمل ہوتی ہے جب خدا "اسرائیل کے گھرانے کے سینگ کو اُگنے دیتا ہے"۔ یہ وہ بارش ہے جو خدا کے اسرائیل کو اُگنے دیتی ہے، اور وہ دن 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا، جو مشرقی ہوا کا دن تھا۔

وہ یعقوب کی نسل کو جڑ پکڑائے گا؛ اسرائیل شگوفہ لائے گا اور کلیاں نکالے گا، اور دنیا کے چہرے کو پھل سے بھر دے گا۔ کیا اُس نے اسے ویسا ہی مارا جیسا کہ انہیں مارا جو اسے مارتے تھے؟ یا کیا وہ ویسے ہی قتل ہوا جیسا کہ وہ قتل ہوئے جنہیں اُس نے قتل کیا؟ پیمانے کے ساتھ، جب وہ شاخیں نکالتا ہے، تو تو اُس سے حجت کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا کو روک لیتا ہے۔ پس اسی سے یعقوب کی بدکاری پاک کی جائے گی؛ اور اس کے گناہ کو دور کرنے کا یہی سارا پھل ہے؛ جب وہ قربان گاہ کے سب پتھروں کو چونے کے پتھروں کی مانند کر دے گا جو چکناچور کیے گئے ہوں، تو درختوں کے جھنڈ اور مورتیں کھڑی نہ رہیں گی۔ اشعیا 27:6-9۔

جب آخری بارش برس رہی ہوتی ہے تو مصر پاپائی درندے کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ آخری بارش اس وقت چھڑکنا شروع ہوئی جب مشرقی ہوا—جو تیسری مصیبت میں اسلام کی نمائندگی کرتی ہے—11 ستمبر 2001 کو "روک" دی گئی، یا باز رکھی گئی۔ پھر جب اسرائیل میں شگوفے پھوٹے لگے تو بارش ان پر ناپ ناپ کر (چھڑکی گئی)۔ اتوار کے قانون کے وقت، جب تیسری مصیبت دوبارہ آتی ہے، تو آخری بارش بے حساب انڈیلی جاتی ہے۔ 11 ستمبر 2001 اور عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے درمیان "یعقوب کی بدکاری" پاک کی جاتی ہے، اور عبرانی لفظ "پاک کیا گیا" کا مطلب "کفارہ دیا گیا" ہے۔ اتوار کے قانون پر پاپائی درندے کو مصر (اژدہا) دے دیا جاتا ہے، کیونکہ وہ دس بادشاہ پاپائیت کے ساتھ درندے کی ایک عالمگیر شبیہ بنا کر بدکاری کرتے ہیں۔

اتوار کے قانون سے پہلے، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت کے دوران، مرتد ریپبلکن سینگ مرتد پروٹسٹنٹ سینگ کے ساتھ مل کر درندہ کی شبیہ بناتا ہے، اور اس نبوی سلسلے میں ریپبلکن پارٹی ڈیموکریٹک پارٹی پر غالب آتی ہے، کیونکہ ڈیموکریٹک پارٹی اژدہا کی قوت ہے اور ریپبلکن پارٹی وہ قوت ہے جو پاپائیت کی شبیہ بناتی ہے۔

زمین کے درندے کی نبوتی تاریخ میں ڈیموکریٹک پارٹی اور ریپبلکن پارٹی کے انجام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ وہ دونوں جماعتیں ریپبلکن ازم کا سینگ تشکیل دیتی ہیں، لیکن وہ ایک داخلی کشمکش کی نشان دہی کرتی ہیں جو زمین کے درندے کی پوری تاریخ میں جاری رہتی ہے۔ وہ سینگ (ریپبلکن) اپنے اندر زمین کے درندے کے دونوں سینگوں کا ایک داخلی مصغر رکھتا ہے۔

ماد اور فارس کی سلطنت کی گواہی میں، آخری سینگ ہی بلند تر ہو کر ابھرا، اور امریکی تاریخ میں سب سے پہلے ڈیموکریٹک پارٹی وجود میں آئی، مگر آخر میں ریپبلکن پارٹی بلند تر ہو کر سامنے آتی ہے اور ڈیموکریٹس پر غلبہ پا لیتی ہے۔ آخری بارش کی تاریخ میں، جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، عالمگیریت پسند، اژدہا سے الہام یافتہ ڈیموکریٹس مکاشفہ باب گیارہ کے اتاہ گڑھے سے نکل کر اٹھ

کھڑے ہوئے اور 2020 کے انتخابات چوری کر کے ریپبلکنز کو مار ڈالا۔ ان کی ٹرمپ (اور ریپبلکنز) کے خلاف جنگ اس وقت شروع ہوئی جب اُس نے 2015 میں اپنی امیدواری کا اعلان کیا، اور اُس کے بعد سے وہ صرف مزید شدید ہوتی گئی۔

جب ڈیموکریٹس نے 2020 کے انتخابات چرا لیے، تو انہوں نے پھر پیلوسی مقدمات قائم کیے، لیکن جب ٹرمپ نے 2022 میں اپنی تیسری انتخابی مہم کا اعلان کیا، تو ڈیموکریٹس پر خوف طاری ہو گیا، اور ان کا غصہ مزید بڑھ گیا، اور پھر وہ ٹرمپ اور اس کے حامیوں کے خلاف شدید قہر کے ساتھ چڑھ دوڑے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا وقت کم رہ گیا تھا۔ انہوں نے اس کی موت پر جشن منایا، لیکن جب وہ اٹھ کھڑا ہوا، تو ان پر شدید خوف طاری ہو گیا۔

اور جب وہ اپنی گواہی ختم کر چکیں گے تو وہ درندہ جو اتناہا گڑھے سے نکلتا ہے ان کے خلاف جنگ کرے گا، اور ان پر غالب آ کر انہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور ان کی لاشیں اُس بڑے شہر کی گلی میں پڑی رہیں گی جو روحانی طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ اور لوگ اور قبیلے اور زبانیں اور قومیں ساڑھے تین دن تک ان کی لاشیں دیکھیں گے ان کی لاشوں کو دفن ہونے نہ دیں گے۔ اور زمین پر بسنے والے ان پر خوشی منائیں گے اور خوش و خرم ہوں گے اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ ان دو نبیوں نے زمین کے رینے والوں کو عذاب دیا تھا۔ اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے حیات کی روح ان میں داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا ان پر بڑا خوف چھا گیا۔ مکاشفہ 11:7-11۔

ڈیموکریٹک پارٹی کے خاتمے کی نشاندہی کرنے والی مدت 2021 میں بائیڈن کی حلف برداری سے لے کر 2025 میں ٹرمپ کی حلف برداری تک ہے۔ یہ مدت پیلوسی مقدمات سے شروع ہوئی، جو سراسر غیر آئینی اور مکمل طور پر سیاسی نوعیت کے تھے۔ وہ تاریخ، جو 1989 کے وقت اختتام سے چھٹے صدر کی موت کی نمائندگی کرتی ہے اور آٹھویں صدر، جو سات میں سے ہے، تک جاتی ہے، سیاسی مقدمات (پیلوسی مقدمات) سے شروع ہوئی، اور اس کا اختتام ڈیموکریٹک پارٹی کی موت اور پیلوسی مقدمات کے دوسرے سلسلے پر ہوتا ہے، جب سیاسی اہداف الٹ دیے جاتے ہیں۔

تاریخ کی تمثیل مکاشفہ کے گیارہویں باب میں موجود ہے، جس کی پہلی تکمیل فرانسیسی انقلاب میں ہوئی۔ فرانسیسی انقلاب گیلوٹین طرز کی سیاسی جنگ کی کلاسیکی تاریخی مثال ہے، جس میں ایک حکمران جماعت دوسری کو قتل کرتی ہے، اور پھر وہی حکمران طاقت خود الٹ دی جاتی ہے اور مظالم کا شکار بنتی ہے۔

بائیڈن کی حلف برداری اور پیلوسی مقدمات سے لے کر ٹرمپ کی دوسری حلف برداری اور پیلوسی مقدمات کی منسوخی تک کا عرصہ ڈیموکریٹک پارٹی کے خاتمے کی نشاندہی کرتا ہے، اور یہ اس وقت کی بھی نشاندہی کرتا ہے جب ٹرمپ ان ایگزیکٹو احکامات کے ایک مجموعے کا نفاذ دوبارہ کرے گا جن کی مثال 'ایلین اور سیڈیشن ایکٹس' سے دی جاتی ہے۔ ان ایگزیکٹو احکامات کا نفاذ دوسرے پیلوسی مقدمات کا آغاز کرے گا اور اُس دور کے شروع ہونے کی نشاندہی کرے گا جب درندے کی شبیہ کی تشکیل باقاعدہ طور پر شروع ہوگی۔ یہ عرصہ اتوار کے قانون کے نفاذ پر ختم ہوتا ہے، لہذا یہ دور ان ایگزیکٹو احکامات سے شروع ہوتا ہے جو 'ایلین اور سیڈیشن ایکٹس' کے متوازی ہیں، اور اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے۔ وہیں ریپبلکن پارٹی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

وہ دونوں ادوار جو بالترتیب ڈیموکریٹک پارٹی اور پھر ریپبلکن پارٹی کے اختتام کی نمائندگی کرتے ہیں، پیشین گوئی کے اعتبار سے باہم مربوط ہیں، اور ان کی نمائندگی 1776 سے 1798 تک کے بائیس سالہ عرصے سے ہوتی ہے۔ اس عرصے کے تین سنگ میل ہیں: 1776 میں اعلان آزادی، تیرہ سال بعد آئین، اور پھر 1798 کے ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس۔ یہ تینوں سنگ میل ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیوں کے تاریخی سلسلے میں تکمیل پاتے ہیں، اگرچہ دوسرے اور تیسرے سنگ میل کا اطلاق ہر سلسلے میں

مختلف مقام پر ہوتا ہے۔

ہم ان رہنما نشانیوں اور ان کی تکمیل کی وضاحت اگلے مضمون میں کریں گے۔

بس دو ہی فریق ہیں۔ شیطان اپنی کج رو، فریب دہ قوت سے کام کرتا ہے، اور زور آور دھوکوں کے ذریعے وہ ان سب کو پھانس لیتا ہے جو حق پر قائم نہیں رہتے، جنہوں نے حق سے کان موڑ لیے ہیں اور افسانوں کی طرف رجوع کر لیا ہے۔ شیطان خود بھی حق میں قائم نہ رہا؛ وہ راز بدکاری ہے۔ اپنی مکارانہ باریکی سے وہ اپنی روح ہلاک کرنے والی گمراہیوں کو حق کا روپ دیتا ہے۔ یہی ان کی فریب دینے کی قوت ہے۔ چونکہ وہ حق کی جعلی شکلیں ہیں، اسی لیے اسپرچولزم، تھیوسوفی اور اس قبیل کے فریب انسانوں کے اذہان پر اس قدر اثر پاتے ہیں۔ یہی شیطان کی استادانہ کاریگری ہے۔ وہ اپنے آپ کو انسان کا نجات دہندہ، بنی نوع انسان کا محسن ظاہر کرتا ہے، اور یوں وہ اپنے شکاروں کو اور بھی آسانی سے ہلاکت کی طرف پھسلالے جاتا ہے۔

ہمیں خدا کے کلام میں خبردار کیا گیا ہے کہ امن و سلامتی کی قیمت ہمیشہ بیدار چوکسی ہے۔ صرف حق اور راستبازی کی سیدھی راہ میں چل کر ہی ہم وسوسہ ڈالنے والے کی طاقت سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن دنیا دام میں آچکی ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے شیطان کی مہارت بے شمار منصوبے اور طریقے گھڑنے میں صرف ہوتی ہے۔ ریاکاری اس کے ہاں ایک اعلیٰ فن بن چکی ہے، اور وہ نور کے فرشتے کے بھیس میں کام کرتا ہے۔ صرف خدا کی نگاہ اس کے ان منصوبوں کو پرکھتی ہے جن کے ذریعے وہ دنیا کو جھوٹے اور ہلاکت خیز اصولوں سے آلودہ کرتا ہے جو بظاہر خالص نیکی کی صورت لیے ہوتے ہیں۔ وہ مذہبی آزادی کو محدود کرنے اور مذہبی دنیا میں غلامی کی ایک قسم رائج کرنے پر کام کرتا ہے۔ تنظیمیں اور ادارے، جب تک خدا کی قدرت سے محفوظ نہ رکھے جائیں، شیطان کے حکم کے ماتحت کام کرتے ہوئے انسانوں کو انسانوں کے قابو میں لے آئیں گے؛ اور دھوکا اور دغا سچائی کے لیے جوش و غیرت اور خدا کی بادشاہی کی ترقی کے جذبے کا روپ دھار لیں گے۔ ہماری روش میں جو کچھ دن کی روشنی کی طرح کھلا نہیں، وہ بدی کے سردار کے طریقوں میں شامل ہے۔ اس کے طریقے حتیٰ کہ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹوں میں بھی اختیار کیے جاتے ہیں، جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس ترقی یافتہ سچائی ہے۔

اگر لوگ ان تنبیہوں کی مزاحمت کریں جو خداوند انہیں بھیجتا ہے، تو وہ بداعمالیوں میں حتیٰ کہ پیشوا بن جاتے ہیں؛ ایسے لوگ خدا کے مخصوص اختیارات استعمال کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں—وہ یہ جسارت کرتے ہیں کہ وہ کام کریں جو خود خدا بھی انسانوں کے ذہنوں پر قابو پانے کی کوشش میں نہیں کرتا۔ وہ اپنے ہی طریقے اور منصوبے متعارف کراتے ہیں، اور خدا کے بارے میں اپنی غلط فہمیوں کے ذریعے وہ دوسروں کے حق پر ایمان کو کمزور کرتے ہیں، اور ایسے باطل اصول داخل کرتے ہیں جو خمیر کی طرح اثر کرتے ہوئے ہمارے اداروں اور کلیسیاؤں کو آلودہ اور فاسد کر دیں گے۔ ہر وہ چیز جو انسان کے تصور راستبازی، عدل اور غیرجانبدارانہ فیصلے کو پست کرتی ہے، ہر وہ تدبیر یا حکم جو خدا کے انسانی خادموں کو انسانی ذہنوں کے زیر کنٹرول لے آئے، ان کے خدا پر ایمان کو مجروح کرتی ہے؛ یہ جان کو خدا سے جدا کر دیتی ہے، کیونکہ یہ کامل دیانت داری اور راستبازی کی راہ سے ہٹا دیتی ہے۔

خدا کسی ایسی تدبیر کو جائز نہیں ٹھہرائے گا جس کے ذریعے انسان اپنے ہم نوع پر ذرا سا بھی راج کرے یا اسے دباؤ۔ گرے ہوئے انسان کی واحد امید یہ ہے کہ وہ یسوع کی طرف دیکھے اور اسے واحد نجات دہندہ کے طور پر قبول کرے۔ جیسے ہی انسان دوسروں کے لیے آہنی قانون بنانے لگتا ہے، جیسے ہی وہ لوگوں کو جوت کر اپنی دانست کے مطابق ہانکنا شروع کرتا ہے، وہ خدا کی بے عزتی کرتا ہے اور اپنی جان کو بھی، اور اپنے بھائیوں کی جانوں کو بھی، خطرے میں ڈالتا ہے۔ گناہگار انسان امید اور راستبازی صرف خدا ہی میں پا سکتا ہے؛ اور کوئی انسان اسی وقت تک راستباز رہتا ہے جب تک کہ اس کا ایمان خدا پر قائم رہے اور وہ اس کے ساتھ حیاتی بخش تعلق برقرار رکھے۔ کھیت کا ایک پھول اپنی جڑ زمین میں رکھتا ہے؛ اسے ہوا، شبنم، بارشیں اور دھوپ چاہیے۔ یہ اسی قدر شاداب

ہوتا ہے جس قدر یہ ان نعمتوں کو پاتا ہے، اور یہ سب خدا کی طرف سے ہیں۔ انسانوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ ہم خدا ہی سے وہ کچھ پاتے ہیں جو روح کی زندگی کو سہارا دیتا ہے۔ ہمیں خبردار کیا گیا ہے کہ انسان پر بھروسہ نہ کریں، اور نہ بشر کو اپنا بازو بنائیں۔ جو ایسا کرتے ہیں ان سب پر لعنت سنائی گئی ہے۔ 1888 کے متون، 1432-1434۔